8

دستور یا آئین
(Constitution)

سوال: آئین کی تعریف کیجئے۔ استوار اور لچکدار آئین کی خوبیاں اور خامیاں بیان کریں۔

جواب:

آئین کی تعریف
(Definition of Constitution)

مختلف مفکرین نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے مختلف تعریفیں کی ہیں۔ چند ایک مشہور و مقبول تعریفیں درج کی جاتی ہیں:

1- ارسطو (Aristotle): "دستور یا آئین ایک ایسا ضابطہ ہے جو شہریوں کے باہمی تعلقات کو منظم کرتا ہے۔"

2- آسٹن (Austin): "آئین ایک ایسا ضابطہ ہے جو حکومت کی بناوٹ اور ڈھانچے کو واضح کرتا ہے۔"

3- ولزے (Woolsey): "آئین ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو حکومت کے اختیارات، افراد کے باہمی حقوق اور دونوں کے مابین تعلقات کو منظم کرتا ہے۔"

4- گلکرائسٹ (Gilchrist): "آئین ان تحریری قواعد کا مجموعہ ہے جو حکومت کی تنظیم اور اس کے مختلف شعبوں میں اختیارات کی تقسیم کرتے ہیں اور ایسے عام اصولوں کو مقرر کرتے ہیں جن کے مطابق ان اختیارات کا استعمال کیا جاتا ہے۔"

لچکدار آئین کی خوبیاں (Merits of Flexible Constitution):

1- آسان طریقہ ترمیم (Easy Method of Amendment): لچکدار دستور میں ترمیم کرنا آسان ہوتا ہے، اس لئے دستوری قانون کو حالات کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے۔

2- پرامن تبدیلی (Peaceful Change): چونکہ اس دستور میں حالات کے مطابق ڈھل جانے کی خصوصیت پائی جاتی ہے، اس لیے عوام نظام حکومت میں تبدیلی کے لئے کسی غیر آئینی اور تشدد پر مبنی اقدامات اٹھانے سے باز رہتے ہیں۔ اس طرح ملک انقلاب کے خطرے سے محفوظ رہتا ہے۔

3- ہنگامی حالات سے مطابقت (Accordance to Emergency): لچکدار آئین مطابقت پذیری کی خاصیت کی وجہ سے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لچکدار آئین رکھنے والے ملکوں میں انقلاب اور بحران کے خطرے نسبتاً کم ہوتے ہیں۔

4- تاریخی ارتقاء (Historical Evolution): لچکدار آئین چونکہ وقت اور زمانہ کے ساتھ تخلیق ہوتا ہے، اس لئے اسے ملکی اور عوام کے امنگوں کا آئینہ کہا جاتا ہے۔ لچکدار آئین تاریخی ارتقا کا نتیجہ ہوتا ہے۔

لچکدار آئین کی خامیاں (Demerits of Flexible Constitution):

1- غیر مستحکم اور ناپائیدار (Unstable): چونکہ اس آئین میں تبدیلی آسان ہوتی ہے، اس لئے اس میں استحکام اور پائیداری نہیں پائی جاتی۔

2- تسلسل کا فقدان (Lackness of Continuity): اپنی لچک کے باعث اس آئین میں بعض اوقات بنیادی مقاصد کے علاوہ وقتی اور ہنگامی جذبات کی وجہ سے بھی ترمیم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح یہ دستور اپنے تسلسل کو توڑ دیتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

3-غلط تعبیر وتشریح(Mis Interpretation): لچکدار دستور بالعموم غیر تحریری بھی ہوتا ہے اس لئے وکلا اور جج صاحبان ضرورت اور مصلحت کے مطابق اس کی تعبیر اور تشریح کر کے اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔

4-اعلیٰ تعلیم وتربیت کی ضرورت(Necessary of High Education and Training): اس دستور کی ایک خامی یہ ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ عوام تعلیم یافتہ ہوں اور سیاسی شعور رکھتے ہوں۔

5-وفاقی حکومت کے لئے ناموزوں(Unsuitable for Federal Government System): لچکدار دستور وفاقی حکومتوں کے لئے ناموزوں ہوتا ہے۔مثال کے طور پر امریکہ کا آئین لچکدار ہوتو امریکہ کی بڑی ریاستیں باآسانی دستور میں ترمیم کر کے چھوٹی ریاستوں کے مفاد کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

6-بنیادی حقوق کو خطرہ(Threat to Fundamental Right): اس دستور میں عوام کے بنیادی حقوق کی کوئی ضمانت نہیں دی جاتی' اس لئے یہ حقوق ہر وقت خطرے میں رہتے ہیں۔مفاد پرست حکمران آسانی سے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیتے ہیں۔

استوار دستور کی خوبیاں(Merits of Rigid Constitution):

1- مستحکم اور پائیدار(Stable and Permanence): اس دستور کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس میں استحکام اور پائیداری پائی جاتی ہے اور اس کے بنیادی اصولوں میں ترمیم بہت مشکل ہوتی ہے۔اس وجہ سے دنیا کے بیشتر ممالک میں یہی دستور رائج ہے۔

2- جامع اور واضح(Brief and Comprehensive): اس دستور کو بڑے غور وخوض کے بعد مرتب کیا جاتا ہے اور ان تمام بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے جن کے مطابق کاروبار حکومت چلایا جاتا ہے۔لہٰذا یہ دستور صاف' واضح' جامع اور قطعی ہوتا ہے۔

3-بنیادی حقوق کا تحفظ(Protection of Fundamental Rights): استوار دستور میں عوام کے بنیادی حقوق اور آزادی کی ضمانت دی جاتی ہے اور عدلیہ کے ذریعے ان کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

4-وفاقی حکومتی نظام کے لئے(For Federal Government System): یہ دستور اپنی مستقل اور پائیدار نوعیت کی وجہ سے عوام میں احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

استوار دستور کی خامیاں(Demerits of Rigid Constitution):

1- حالات کے ناموافق(Unadjustable with Circumstances): چونکہ اس دستور میں ترمیم کرنے کا طریقہ بہت مشکل اور دقت طلب ہوتا ہے' اس لئے یہ ترقی پذیر معاشرے کے حالات کے ناموافق رہتا ہے۔

2-باعث انقلاب(Cause of Revolution): اگر ضرورت اور حالات کے مطابق دستور میں ترمیم کرنا دشوار ہو تو ملک کو ہنگامی حالات میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ دستور کبھی کبھی خود بھی انقلابی خطرات کا باعث بنتا ہے۔لارڈ میکالے نے ٹھیک کہا ہے کہ انقلاب اس وجہ سے برپا ہوتے ہیں کہ قومیں ترقی کرتی رہتی ہیں' مگر ان کے دستور جامد اور ساکن رہتے ہیں۔

3- مستقبل کے لئے ناکافی(Not Enough for Future): یہ دستور ایک خاص وقت کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے' اس لئے مستقبل بعید کے حالات اور ضروریات کو سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔

4-عدلیہ کی اجارہ داری(Much Importance to Judiciary): استوار دستور کے تحت عدلیہ کو دستوری نوعیت کے فیصلے کرنے کے لئے بہت زیادہ اختیارات مل جاتے ہیں اور اس طرح عدلیہ کو ضرورت سے زیادہ اہمیت اور فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔

سوال: ایک اچھے دستور کی خصوصیات بیان کریں۔ (فیصل آباد بورڈ 2013ء؛ گوجرانوالہ بورڈ 2016ء)

جواب: اچھے دستور کی خصوصیات

(Characteristics of Good Constitution)

ایک اچھا اور متوازن دستور درج ذیل صفات اور خصوصیات کا حامل ہوتا ہے:

1- واضح اور غیر مبہم (Clear and Unambiguous): ایک اچھا دستور پیچیدگیوں سے پاک، غیر مبہم، واضح اور معین ہونا چاہئے اور وہ زیادہ سے زیادہ سادہ اور عام فہم زبان میں لکھا ہوتا ہے تاکہ عوام کا ہر طبقہ اسے بآسانی سمجھ سکے۔ اس لحاظ سے تحریری دستور غیر تحریری دستور سے زیادہ اچھا اور تسلی بخش ہوتا ہے۔ کیونکہ غیر تحریری دستور کے مقابلے میں واضح اور سمجھنے میں آسان ہوتا ہے۔

2- جامع اور مختصر (Comprehensive and Brief): ایک اچھے دستور میں دوسری صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ حکومت کے تمام شعبوں اور اداروں کا احاطہ کرتا ہے اور غیر ضروری تفصیلات سے پاک ہوتا ہے۔ اس لیے دستور کا مختصر ہونا موزوں ہے، لیکن اتنا مختصر بھی نہ ہو کہ اپنے مقصد کو ہی واضح نہ کر سکے۔ یعنی دستور جامع اور ساتھ ہی ساتھ مختصر بھی ہو۔

3- بنیادی حقوق (Fundamental Rights): ایک اچھے دستور کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں لوگوں کے بنیادی حقوق شامل ہوتے ہیں۔ بنیادی حقوق کے بغیر دستور جمہوری دستور نہیں کہلا سکتا۔ اس کے علاوہ دستور میں عوام کے بنیادی حقوق کے موثر طور پر تحفظ کا بھی پورا انتظام ہونا چاہئے۔ آجکل دستوری دستاویز کے لئے انسانی بنیادی حقوق ناگزیر ہو چکے ہیں۔

4- پائیدار اور لچکدار (Permanence and Flexible): ایک اچھا اور جمہوری دستور پائیدار اور لچکدار ہوتا ہے۔ دستور کی رو سے جو نظام حکومت قائم کیا گیا ہو وہ نہایت مضبوط اور مستحکم ہو۔ دستور میں تغیر اور تبدیلی سے زیادہ اجتناب کرنا چاہئے، کیونکہ جلد جلد تبدیلیاں کرنے سے اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔

5- حالات کے مطابق (According to Circumstances): ایک اچھے دستور کو ماحول، وقت اور زمانے کے مطابق ہونا چاہئے۔ جو دستور ملکی حالات و ضروریات، عوام کے ذہنی رجحان اور طبعی میلان کو پیش نظر رکھ کر نہیں بنایا جاتا، اس کی کامیابی کے امکانات بہت محدود ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں حالات اور لوگوں کی خواہشات اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ یہاں جو دستور بھی مرتب کیا جائے وہ اسلامی شریعت پر مبنی ہو۔

6- ترمیم کا طریقہ (Method of Amendment): اچھا دستور لچکدار اور غیر لچکدار عناصر کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک اچھا دستور نہ تو اتنا لچکدار ہوتا ہے کہ اس میں ترمیم نہایت آسانی سے ہو سکے اور نہ ہی اتنا استوار ہوتا ہے کہ ایک تبدیلی کے لئے برسوں انتظار کرنا پڑے۔ یعنی پائیداری اور لچکداری کی دونوں خصوصیات میں ہم آہنگی ہونی چاہئے۔

مختصر یہ کہ ایک اچھے دستور کی خصوصیات یہ ہونی چاہئیں:

(الف) جامع اور واضح، مگر اس کے ساتھ مختصر بھی ہو۔ (ب) اس کی ہر دفعہ اور شق بالکل واضح اور صاف ہو۔ (ج) شہریوں کے بنیادی حقوق درج ہوں۔ (د) لچکدار اور غیر لچکدار عناصر کا مجموعہ ہو۔ (ر) ملکی حالات اور عوامی ضروریات کا ساتھ دے۔

☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

انشائی ...... حصہ دوم

مختصر سوالات و جوابات

سوال(i): دستور سے کیا مراد ہے؟

جواب: ریاست ایک اعلیٰ انسانی ادارہ ہے جس کا نظام چلانے کے لئے اصول و ضوابط کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ برتر بنیادی اصولوں اور ضابطوں کا وہ مجموعہ جس کے مطابق جمہوری ریاست کا نظام چلایا جاتا ہے، دستور کہلاتا ہے۔

سوال(ii): دستور کیوں اہم ہوتا ہے؟

جواب: نظام حکومت اور ریاستی نظام کو چلانے کے لئے دستور بہت اہم ہوتا ہے۔ دستور ریاست کے لئے نصب العین کا تعین کرتا ہے۔ دستور ہی ملک کے نظام حکومت کے خدوخال نمایاں کرتا ہے۔ حکومت کی تنظیم، اختیارات کی تقسیم، فرد اور ریاست کے تعلقات اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ دستور کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

سوال(iii): آسٹن نے دستور کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: آسٹن کے مطابق ''ریاست میں بااختیار حکومت کی ساخت اور اختیارات کا تعین دستور کرتا ہے۔''

سوال(iv): احتساب و توازن سے کیا مراد ہے؟

جواب: احتساب و توازن سے مراد حکومت کے تین شعبوں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون کی ایک ایسی خوشگوار فضا کا قیام ہے جس میں تینوں شعبے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنا فعال اور تعمیری کردار ادا کر سکیں۔ احتساب و توازن حکومتی و سیاسی نظام کا حسن ہوتے ہیں، جس کے بغیر کسی بھی ملک میں ریاستی اور حکومتی نظام بہتر طور پر کام نہیں کر سکتا۔

سوال(v): تحریری اور غیر تحریری دستور میں کیا فرق ہے؟

جواب: تحریری اور غیر تحریری دستور میں مندرجہ ذیل فرق پایا جاتا ہے:

-1 تحریری دستور کتاب کی شکل میں ہوتا ہے جبکہ غیر تحریری دستور ملکی روایات پر مبنی ہوتا ہے۔
-2 تحریری دستور واضح اور غیر مبہم ہوتا ہے جبکہ غیر تحریری دستور مبہم اور غیر واضح ہوتا ہے۔
-3 تحریری دستور غیر لچکدار ہوتا ہے جبکہ غیر تحریری دستور لچکدار ہوتا ہے۔
-4 تحریری دستور پارلیمنٹ تخلیق کرتی ہے جبکہ غیر تحریری دستور تاریخی ارتقا کے نتیجہ میں وجود میں آتا ہے۔

سوال(vi): تحریری دستور ہنگامی حالات میں کیوں غیر موثر ہو جاتا ہے؟

جواب: تحریری دستور ہنگامی حالات میں غیر موثر ہو جاتا ہے کیونکہ ہنگامی حالات کی وجہ سے فوری اقدامات کے لئے آئین میں جلد ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ فوری فیصلہ سازی میں تاخیر کی وجہ سے تحریری دستور ہنگامی حالات میں غیر موثر اور ناکام ثابت ہوتا ہے۔

سوال(vii): لچکدار اور غیر لچکدار دستور میں کیا فرق ہے؟

جواب: لچکدار اور غیر لچکدار دستور میں مندرجہ ذیل فرق پایا جاتا ہے:

-1 لچکدار دستور میں آسانی سے تبدیلی کی جا سکتی ہے جبکہ غیر لچکدار دستور میں مشکل سے ترمیم ہوتی ہے۔
-2 لچکدار دستور وحدانی طرز حکومت میں کامیاب ہوتا ہے جبکہ غیر لچکدار دستور وفاقی نظام حکومت میں کامیاب ہوتا ہے۔
-3 لچکدار دستور میں بنیادی حقوق کو تحفظ حاصل نہیں ہوتا جبکہ غیر لچکدار دستور میں بنیادی حقوق کو موثر تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

سوال(viii): لچکدار دستور وفاقی نظام کے لئے کیوں غیر موزوں ہے؟

جواب: لچکدار دستور وفاقی نظام حکومت میں قابل عمل نہیں، کیونکہ وفاق میں ایک سے زیادہ صوبے مل کر مرکزی حکومت کے تحت کام کرتے ہیں

اور مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی باقاعدہ تقسیم ہوتی ہے۔ مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کو تحفظ دینے کے لئے غیر لچکدار آئین ہی موثر ہے تاکہ مرکز یا کوئی بڑی وفاقی اکائی دوسرے صوبوں کے حقوق کو لچکدار آئین کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غصب نہ کر سکے۔

سوال(ix): **تحریری دستور میں عدلیہ کی آمریت کیسے قائم ہو جاتی ہے؟**

جواب: تحریری دستور میں عدلیہ کو آئین کی تشریح کے اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مقننہ اور انتظامیہ پر برتری حاصل کر لیتی ہے۔ پھر عدلیہ کی مقننہ اور انتظامیہ پر برتری ہی عدلیہ کی آمریت کا باعث بن جاتی ہے۔ عدالتی نظر ثانی کے اختیارات کی وجہ سے امریکہ میں سپریم کورٹ کو کانگرس کے تیسرے ایوان کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال(x): **غیر لچکدار دستور سے کیا مراد ہے؟**

جواب: غیر لچکدار دستور سے مراد ایسا دستور ہے جس میں آسانی سے ترمیم نہ کی جا سکتی ہو یا جس آئین میں ترمیم کا طریقہ کار کافی مشکل ہو وہ غیر لچکدار دستور کہلاتا ہے۔ غیر لچکدار دستور کو استوار آئین بھی کہا جاتا ہے۔

حصہ معروضی

ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- ایک جمہوری ملک میں عدلیہ بنیادی طور پر کس کی حفاظت کرتی ہے؟
(الف) حکومت (ب) سرحدوں (ج) آئین ✓ (د) مقننہ

2- برطانیہ کا دستور کون سا ہے؟
(الف) تحریری (ب) غیر تحریری ✓ (ج) استوار (د) قدیم

3- دستور کی یہ تعریف کس نے کی ہے؟ ریاست میں بااختیار حکومت کی ساخت اور اختیارات کا تعین دستور کرتا ہے۔
(الف) آسٹن ✓ (ب) فائنر (ج) لارڈ برائس (د) گلکرائسٹ

4- کس دستور میں حالات کے مطابق آسانی سے تبدیلی ہو سکتی ہے؟
(الف) استوار (ب) غیر لچکدار (ج) عوامی (د) لچکدار ✓

5- لچکدار دستور کس نظام میں قابل عمل نہیں ہوتا؟
(الف) پارلیمانی (ب) وحدانی (ج) وفاقی ✓ (د) بین الاقوامی

6- پاکستان کے 1973ء کے آئین کی تشکیل کس نے کی؟
(الف) ارکان پارلیمنٹ ✓ (ب) عدلیہ (ج) انتظامیہ (د) آئینی کمیشن

7- امریکہ میں پہلا آئین کب نافذ ہوا؟
(الف) 1680ء (ب) 1789ء ✓ (ج) 1875ء (د) 1970ء

8- کس نظام حکومت میں غیر تحریری دستور قطعاً کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا؟
(الف) پارلیمانی (ب) صدارتی (ج) وحدانی (د) وفاقی ✓

9- برطانیہ کے دستور کا آغاز کس صدی میں ہوا؟
(الف) گیارہویں (ب) بارہویں (ج) تیرہویں (د) چودہویں ✓

☆☆☆☆☆